۱۴
کر چچی جان سے ہمشکل نبی نے چھینا
چچی کی گود میں آئی تو پھوپی نے چھینا
پیار میں آکے بھتیجے سے چچی نے چھینا
شمر کے ہاتھ سے لیکن نہ کسی نے چھینا
چلنے پھرنے کا مزا ابھی نہیں چکھا میں نے
اب سوا پاؤں زمیں پر نہیں رکھا میں نے

۱۵
سوتی بستر پہ نہ تھی باپ کے سینہ کے سوا
ان سے لیکر چچی منہ ہاتھ دھلاتی تھیں مرا
جاگ اٹھتی تھی تو لے لیتے گودی میں چچا
گوندھ کر سر مرا پہناتی تھیں اجلا کرتا
شمر کے ہاتھ سے اب شاق ہے جینا مجھ کو
چھین لیں بالیاں اور مارا طمانچہ مجھ کو

مرثیہ نمبر ۵۷

۱
جبکہ دربار سے زنداں میں سدھارے قیدی
فرط غیرت سے ہوئے جاتے تھے سارے قیدی
راہ بھر روتے گئے ظلم کے مارے قیدی
پہنچے زنداں میں تو رو رو کے پکارے قیدی
چین پڑتا نہیں اندھیارے میں بیچاروں کو
یا حسینؑ آکے چھڑا جاؤ گرفتاروں کو

۲
قیدیوں میں یونہی رہتا تھا ہمیشہ کہرام
کہیں لے آیا ہے اک قافلہ غم سوئے شام
ہند سے آکے کسی نے کیا اک دن یہ کلام
قید خانے میں اب ان کو نہیں پڑتا آرام
رات دن نالہ و فریاد کیا کرتے تھے
فاطمہ بی بی کا کچھ نام لیا کرتے تھے

۳
سن کے اس بات کو کچھ ہند کا دل بھر آیا
کوکھ پر فاطمہؑ بی بی کے خدا کا سایہ
بولی قسمت نے یہ کیا مجھکو ہے غل سنوایا
حاکم شام نے زنداں میں کسے بٹھلایا
جوش کرتی ہے کچھ اس وقت مصیبت دل سے
کھانے پینے کی اٹھی جاتی ہے لذت دل سے

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۴

حاکم شام سے کی ہند نے رخصت طلبی
دل میں کہتی تھی کہ اے میرے رسول عربی
حکم پایا تو چلی گھر سے وہ غمخوار نبیؐ
مارے دھڑکے کے قیامت ہے مجھے جاں بلبی
حال زنداں میں سنوں میں نہ کسی کے غم کا
سامنا ہو نہ حسینؑ ابن علیؑ کے غم کا

۵

مشعلیں تھیں شب تاریک میں اسکے ہمراہ
نصف شب کو گئی زنداں میں جو روتی ناگاہ
لیکن اندیشے سے حالت تھی بہت اسکی تباہ
غور سے کر گئی وہ سارے اسیروں پہ نگاہ
کچھ نہ پہچانا کہ مدت میں ہر اک کو دیکھا
پر قیامت کی مصیبت میں ہر اک کو دیکھا

۶

کسی کے سوجے ہوئے کان اُسے آئے نظر
کسی کو دیکھا پپوٹوں پہ ورم چشم ہے تر
کسی کو دیکھا کہ ہیں نیل پڑے بازو پر
کسی کو دیکھا کہ ٹوٹی ہوئی ہے غم سے کمر
سر کھلے سارے اسیروں کو برابر پایا
گور سے خانۂ تاریک کو برابر پایا

۷

ہند گھبرا گئی اور کرنے لگی یہ گفتار
قیدیوں نے کہا بیعت پہ ہوئی تھی تکرار
ہوا کس بات پہ جھگڑا چلی کیونکر تلوار
رو کے وہ بولے کہ مارے گئے کتنے سردار
رانڈیں چلائیں کہ ہفتاد و دو تن قتل ہوئے
سب کے سردار شہ تشنہ دہن قتل ہوئے

۸

اس نے پوچھا کہو کچھ قوم کے اپنے حالات
وہی ذات اپنی ہے بی بی جو پیمبرؐ کی ہے ذات
قیدی بولے ہم اسیران بلا ہیں سادات
ہند بولی کہ اکٹھا ہوئے ہیں ذات وصفات
شرم اور حلم میں یہ صورتیں لاثانی ہیں
گٹے سجدے کے ہیں پیشانیاں نورانی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۹
سنا جو اپنے وطن کا کرو کچھ ہم سے بیاں
دل میں یوں کہنے لگی ہند کہ پاس آیا نشاں
کہا سب نے قریشوں میں ہمارے ہیں مکاں
کہا پھر ہند نے وہاں خانۂ زہرا ہے کہاں
بولے سب قیدی کہ گھر اپنے ہیں اس گھر کے قریب
خانۂ فاطمہ ہے قبر حبیب کے قریب

۱۰
تجھے کیا کام ہے کرتی ہے جو یہ قال و مقال
ہند بولی مجھے اس وقت تعجب ہے کمال
قید خانہ میں اسیروں کا یہی ہوتا ہے کام
تم میں اک بی بی کا زینبؑ سے مشابہ ہو جمال
بولی زینبؑ قلق اب مجھکو غضب ہوتا ہے
نام زینبؑ کا نہ لے ترک ادب ہوتا ہے

۱۱
ہند سے حضرت زینبؑ سے یہی تھی تقریر
قلق دل سے لگی پیٹنے شہ کی ہمشیر
کچھ نہ کھلتا تھا کہ ہیں کون بیچارے یہ اسیر
خود بخود نکلا یہی منہ سے کہ ہے ہے شبیرؑ
بول اٹھی ہند میں قربان تمہیں زینبؑ ہو
میں اٹھا سکتی ہوں قرآن تمہیں زینبؑ ہو

۱۲
کربلا کو کیا پھر ہند نے رو کر یہ خطاب
پھول سے جسم کو کس طرح ہوئی زخموں کی تاب
تجھ پہ میں صدقے ہوں اے فاطمہؑ کے در خوش آب
ظلم خنجر کا گلے پر ہوا بے حد و حساب
دیکھو آقا کھڑی زنداں میں یہ دکھ پائی ہے
دیکھنے آپ کے ناموس کو ہند آئی ہے

۱۳
زینبؑ اس طرح سے مقتل کی طرف چلائی
میری قسمت نے مصیبت یہ مجھے دکھلائی
رن میں تم سوتے ہو اب کیا کروں میں دکھ پائی
ہند پہچان گئی چپ نہ سکی میں بھائی
بھائی مارا گیا اور آئی نہ ہمشیر کی موت
ہائے کیا ہو گئی لوگو میری تقدیر کی موت

نمبر ۵۸

Presented by www.ziaraat.com